

گھر آ بیٹھا تو بیشک میں
مستانت و سرزنش کا سزاوار
ہوں۔ میرے گھر یعنی
وطن کی صبح میرے لیے
دنداں نما خندہ بنی ہوئی
ہے تو یہ بہرگز بجا نہیں
بلکہ بالکل بجا ہے۔
مقصود یہ ہے کہ
عشق میں راحت و آرام

مستانہ طے کروں ہوں رہ وادی خیال
تا بازگشت سے نہ رہے مدعا مجھے
کرتا ہے بس کہ باغ میں تو بے حجابیاں
آنے لگی ہے نکست گل سے حیا مجھے
کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ
شعروں کے انتخاب نے رُسا کیا مجھے

کا شائبہ بھی کسی کے لیے زیبا نہیں۔ اگر کوئی راحت طلبی پر مائل ہو تو ماحول کی
بہر چیز اس کے لیے پیغامِ ملامت بن جائے گی۔

۲۔ لغات۔ معنی : گانے والا۔

آتشِ نفس : جس کا دم آگ اُگلے، جس کی آواز سوز و گداز سے بھری
ہوئی ہو۔

شرح : دل ایسے گانے والے کا طلبگار ہے، جس کی آواز سوز و گداز
سے اس طرح لبریز ہو کہ میرے لیے فنا کی بجلی کا جلوہ بن جائے، یعنی میں ایسے
سماع کا خواہاں ہوں، جو مجھے جدا کر فنا کر دے۔

۳۔ لغات۔ بازگشت : واپسی، مراجعت، لوٹنا۔

شرح : میں خیال کی وادی مستی و بیخودی کے عالم میں طے کرتا ہوں
تاکہ کوٹنے سے مجھے کوئی غرض نہ رہے۔

انسان جو راستہ ہوشمندی کے عالم میں چوکس رہ کر طے کرے، اس کے
نشیب و فراز، موڑوں اور مختلف منزلوں کے خاص نشاں کی یاد دل میں باقی
رہ جاتی ہے، لیکن جو راستہ بیخودی اور مدہوشی میں طے ہو، اس کے متعلق کچھ